اللؤلؤ والمرجان

فی

تکلم المرأة بآیات القرآن

مع نصیحت ثالثی مقلدین و محققین

تالیف اثیف حضرت مولینا محمد ابو القاسم رحمۃ اللہ العالم
ابن مولوی محمد سعید صاحب مرحوم و مغفور محدث بنارسی

محمد صدیق کرناٹی
سکریٹری سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر ۱۹۰۰۱ کشمیر

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

الحمدللہ والمنہ کہ رسالہ نافع اہلِ ایمان و جمیع انسان بفضل الرحمٰن

المسمّٰی بہٖ

اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

فی

تَكَلُّمِ الْمَرْأَةِ بِاٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ

مع نصیحت ثالثی مقلّدین و محققین

تالیف انیف حضرت مولٰنا محمد ابو القاسم رحمہ اللہ العالم
ابن مولوی محمد سعید صاحب مرحوم و مغفور محدث بنارسی

محمد صدیق کرنائی

سکریٹری سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱ (کشمیر)

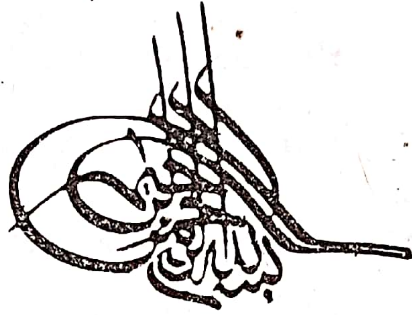
مفت برائے تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پر فتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفّاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جا رہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجیڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسیرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعثِ ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات، ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسیرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ
سری نگر ۱۹۰۰۱ کشمیر



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمَنَّانِ ○ اَلْفَرْدِ الصَّمَدِ الْقَدِيْرِ الرَّحْمٰنِ ○ نَحْمَدُهٗ
وَنَشْكُرُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى جَمِيْعِ النِّعَمِ وَكَامِلِ الْاِحْسَانِ ○ وَنَسْاَلُهُ الْاِسْتِقَامَةَ
عَلٰى سُنَنِ الْهِدَايَةِ، لِنَفُوْزَ بِاَعْلٰى غُرُفَاتِ الْجِنَانِ ○ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا فِى الْاِسْرَارِ وَالْاِعْلَانِ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْكَرِيْمِ
الدَّيَّانِ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا نُحْصِىْ ثَنَآءً عَلَيْهِ وَهُوَ الْبَادِىْ بِالْاِحْسَانِ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا يَبْلُغُ غَايَةَ حَمْدِهٖ اللِّسَانُ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ الشَّانِ
الْقَدِيْمِ الْاِحْسَانِ ○ اَلْبَاقِىْ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ فِى الْاَرْضِ وَلَا
فِى السَّمَآءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَانٍ ○ يَكْشِفُ كَرْبًا وَيَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ اٰخَرِيْنَ
وَلَا يَزَالُ عَلٰى مَرِّ الزَّمَانِ ○ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ وَيُبْغِضُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ
وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَاَهْلَ الْبَغْىِ وَالْعُدْوَانِ ○ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْهِدَايَةَ
وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنَ الْخِزْىِ وَالْهَوَانِ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ جَاعِلِ الْجِنَانِ ○ لِاَهْلِ الْاِيْمَانِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ سَخَّرَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ ○ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَكْمَلَانِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ مِنْ اَعْمَالِ الْجِنَانِ ○ وَجَعَلَ حُسْنَ الْخُلُقِ
اَفْضَلَ شَىْءٍ يُوْضَعُ فِى الْمِيْزَانِ ○ نَحْمَدُهٗ عَلٰى نِعَمِهٖ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يُحْمَدَ

بِمِلْءِ لِسَانٍ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ ○ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

وَالْمَرْجَانُ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَكَّنَ الْمَرْأَةَ فِی التَّكَلُّمِ بِآیَاتِ الْقُرْآنِ ○ وَنَشْهَدُ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهُ الْمَلِكُ الْمَنَّانُ ○ الْمُتَفَرِّدُ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ

الْمَخْصُوْصُ بِنُعُوْتِ الْجَلَالِ الْبَاقِیْ لَا شَرِیْكَ لَهٗ فِیْ مُلْكِهٖ وَلَا ثَانٍ ○ شَهَادَةً مَنْ

شَهِدَ بِهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ وَّاَمَانٌ وَ شَهَادَةً مَصْحُوْبَةً بِتَضَرُّعٍ وَّاِذْعَانٍ ○ وَ

شَهَادَةً سَعِدَ قَائِلُهَا یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ بِفَضِیْلَةِ الْاِیْمَانِ ○ كَلِمَةً لَا یَسْبِقُهَا عَمَلٌ

وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا عَلَى الْاِنْسَانِ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُفَضَّلُ عَلَى

الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَاَهْلِ الْعِرْفَانِ ○ الْمَبْعُوْثُ بِاَفْضَلِ الْاَدْیَانِ ○ اِلَى

الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ مِنْ اِنْسٍ وَّجَانٍّ ○ الْمَنْعُوْتُ بِالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَالسَّمْتِ الْقَوِیْمِ

الَّذِیْ وَصَفَهُ الْقُرْآنُ ○ الَّذِیْ اُعْطِیَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهٗ وَاخْتَارَ اللّٰهُ لَهٗ

خَیْرَ الْكَلَامِ الْقُرْآنَ ○ اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَخَطِیْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا اِلَى

الْمَلِكِ الدَّیَّانِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

الَّذِیْنَ هُمْ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اَمَانٌ ○ وَسَادَاتُ اَهْلِ الْاِیْمَانِ ○ اَمَّا بَعْدُ

بندہ آثم محمد ابو القاسم بن مولانا مولوی محمد سعید مرحوم و مغفور محدث بنارسی، ناظرین رسالہ ہٰذا سے گزارش کرتا ہے کہ یہ رسالہ کیا ہے عبرت کا مقالہ۔ اس کو دیکھ کر اور پڑھ کر ذرا عبرت پکڑنا چاہئے کہ سلف کے لوگوں کی زبان مبارک ماشاء اللہ کیسی تھی کہ بعض صاحب قرآن ہی قرآن سے باتیں کرتے تھے۔ یہ اس واسطے کہ مبادا کہیں زبان سے ایسی بات ناشائستہ نہ نکل جائے کہ جس کے سبب سے بروز قیامت جواب دہی کرنا پڑے لیکن آج کل کی زبانوں کو ذرا خیال کرنا چاہیے کہ زبان سے کیسی کیسی واہیات باتیں نکلا کرتی ہیں چنانچہ اسی کے بارے میں ایک نصیحت اسی رسالہ کے پیچھے ملحق

ہے تاکہ ناظرین اِس سے اور اس سے عبرت پکڑیں۔ ع بر رسولاں بلاغ باشد وبس
بہت محنت ومشقت وجاں فشانی سے اس رسالہ میں جتنی آیتیں ہیں، ان کا ترجمہ
موافق مطلب اور حوالہ قرآن مجید میں ملنے کا دیا گیا ہے۔ اس دعوای کے ثبوت میں سلف
کی ایک نیک عورتؒ کی داستان بہت ہی مناسب ولائق معلوم ہوتی ہے جیسا کہ آگے
آتی ہے۔ یا اللہ! اس رسالہ کو ایسا ہی اثر بخش کہ میرا یہ دعوای جو محض تیرے فضل کے
سہارے پر ہے سب پر سچ ہو جائے اور یہ رسالہ تاقیامت تحت بصارت ناظرین
جاری رہے اور اس بندے کو جزائے خیر عطا فرما۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

آغاز داستان رابعہ بصری

یہ عورت یعنی رابعہ تبع تابعین کے عہد میں تھی اور فصاحت وبلاغت کے کمال
سے اس نے قرآن مجید پر اس قدر تصرف حاصل کر لیا تھا کہ ہماری نظر میں اس کی ذکاوت
اور نیز اس کا وہ ملکہ جس کی بدولت وہ قرآن مجید کی ہر آیت کو نہایت مناسب موقع پر
استعمال کرتی تھی، بہت ہی حیرت انگیز چیز ہے اور شاید اپنے اس کمال کے اعتبار سے
اسلام کی تیرہ سو برس کی مدت میں وہ منفرد ثابت ہو گی۔

لہ ایک نیک عورت کا نام رابعہ ہے۔ بصرہ کی رہنے والی ہے یعنی مائی رابعہ بصری، جس سے ہر مسلمان واقف ہے۔

عبداللہ بن مبارک جو بہت بڑے محدث ہیں اور امام ابوحنیفہ کوفی علیہ الرحمتہ کے ہم عصر ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکّہ معظمہ گیا اور مدینہ منوّرہ کے ارادہ سے اپنی اونٹنی پر سوار تن تنہا جارہا تھا اور عرب کے ریگستان اور پہاڑوں کی گھاٹیاں قطع کرتا چلا جاتا تھا کہ راستہ میں ایک جگہ دور پر کچھ سیاہی نظر آئی، قریب جاکر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ضعیفہ عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور کہا "السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" تو اس نے جواب دیا:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ [۱]

سلامتی کہی جاتی ہے اللہ مہربان کی طرف سے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں نے کہا، خدا تم پر رحمت نازل کرے یہاں کیا کرتی ہو؟ وہ عورت بولی:

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ [۲]

اللہ جس کا راستہ بھلا دے پھر اس کو کوئی بتانے والا نہیں ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ اس جواب سے میں سمجھ گیا کہ یہ راستہ بھولی ہے کہتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا، اب کہاں کا قصد ہے اور اب کہاں جاؤ گی؟ وہ بولی:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی [۳]

پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندہ کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

---

[۱] سورہ یٰس رکوع ۴ - [۲] سورہ مومن رکوع ۴ - [۳] سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱

سیر کرائی۔

وہ کہتے ہیں، میں سمجھ گیا کہ یہ حج سے فارغ ہو کر اب بیت المقدس کو جاتی ہے۔

وہ کہتے ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں کب سے تشریف رکھتی ہو۔ وہ بولی:

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا[۴]

یہاں تین راتیں پوری ہوئیں۔

وہ کہتے ہیں، میں نے کہا، آپ کے پاس کھانے کو تو کچھ نہ ہوگا کیسے گزارا کرتی ہوں گی؟ وہ بولی:

هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ[۵]

وہی اللہ کھلاتا اور پلاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں، میں نے کہا آپ وضو کیسے کرتی ہوں گی یہاں تو کہیں بھی پانی نہیں ہے۔ وہ بولی:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا[۶]

اگر پانی تمہیں نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

وہ کہتے ہیں، میں نے کہا، میرے پاس کھانا ہے کھاؤ گی۔ وہ بولی:

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ[۷]

رات تک روزہ کو پورا کر کے تب کھانا چاہیئے۔

---

[۴] سورہ مریم رکوع ۱۔ [۵] سورہ شعراء رکوع ۵۔ [۶] سورہ نساء رکوع ۷

[۷] سورہ بقرہ رکوع ۲۳۔

وہ کہتے ہیں، میں نے کہا، یہ مہینہ رمضان کا تو نہیں ہے۔ وہ بولی:

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۸؎

جو نفل کے طور سے روزہ رکھے تو اسی کا بھلا ہے۔

وہ کہتے ہیں، ہم نے اس سے کہا کہ ہم لوگوں کو تو سفر میں روزہ رکھنا مباح ہے۔ وہ بولی:

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۹؎

اگر روزہ ہی رکھو تو کچھ بُرا نہیں، اگر تمہیں ذرا بھی عقل ہوتی تو بار بار اس کا سوال نہ کرتے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ آخر اس کی قرآن خوانی سے عاجز آ کر میں نے کہا کہ جس طرح میں تم سے آزادی سے باتیں کرتا ہوں، اسی طرح آزادی سے تم مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتیں۔ ہم کو قرآن سے سمجھنے میں سخت دقّت ہوتی ہے۔ وہ بولی:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۱۰؎

انسان کوئی بات نہیں بولتا مگر فوراً لکھ لیا جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا اعمال نامہ قرآن ہی قرآن سے پُر ہو۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ کی عورت ہو۔ وہ بولی:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۱۱؎

۸؎ سورہ بقرہ رکوع ۲۳۔ ۹؎ سورہ بقرہ رکوع ۲۳ ۱۰؎ سورہ ق رکوع ۲ ۱۱؎ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴

اور مت پیچھا کر لاعلمی باتوں کا یعنی ایسی باتیں نہ پوچھ۔ بیشک کان اور آنکھ اور دل سب کو جواب دہی کرنا پڑے گا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، مجھ سے خطا ہوئی معافی کا خواستگار ہوں۔ وہ بولی:

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ [۱۲]

نہیں سرزنش ہے اوپر تمہارے آج۔ اللہ تم سے درگزر کرے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تم کو اپنی اونٹنی پر بیٹھا کرلے چلوں، چلو گی۔ وہ بولی:

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ [۱۳]

جو کار خیر کرو گے اللہ اس کو جان لیتا ہے پس تم کو اجر دے گا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اونٹنی بیٹھائی اور کہا آؤ۔ وہ بولی:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ [۱۴]

مومن کو لائق ہے کہ بینائی کو پست کرلے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھیں اس کی طرف سے پھیرلیں اور میں نے کہا کہ سوار ہو۔ اس نے جیسے ہی سوار ہونے کا قصد کیا، اونٹنی بھڑکی اور اس کی چادر پھٹ گئی۔ اپنی چادر کے پھٹنے کو دیکھ کر وہ بولی:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ [۱۵]

جو تمہیں تکلیف پہنچے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کا کمایا تھا۔ کچھ رنج کی بات نہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اچھا تم ذرا سا صبر کر جاؤ میں اونٹنی کو باندھ دوں

---

[۱۲] سورہ یوسف رکوع ۱۰ [۱۳] سورہ بقرہ رکوع ۲۵ [۱۴] سورہ نور رکوع ۴ [۱۵] سورہ شوریٰ رکوع ۴

تب تم سوار ہونا۔ وہ بولی :

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ [١٦]

جیسا کہ فیصلہ کے وقت ہم نے سلیمان علیہ السلام کو عقل و سمجھ دے دی تھی، اسی طرح تم کو بھی اب آ گئی۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اونٹنی کو باندھ دیا۔ پھر کہا اب سوار ہو۔ تب وہ سوار ہوئی اور اس نے اونٹنی کی پیٹھ پر بیٹھ کر کہا :

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ [١٧]

پاک ہے وہ اللہ جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم اس کے لائق نہ تھے اور ہم کو اپنے رب کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اونٹنی کی نکیل ہاتھ میں لی اور میں دوڑتا ہوا اور چلّاتا ہوا چلا۔ اس نے میری یہ حالت دیکھ کر کہا :

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ [١٨]

اپنی چال میں میانہ روی کر اور اپنی آواز کو پست کر۔

وہ کہتے ہیں کہ میں یہ سُن کر آہستہ آہستہ چلنے لگا اور چلّانے کی جگہ پر آہستہ آواز سے بطور ترنّم کچھ اشعار پڑھنے لگا۔ وہ بولی :

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ [١٩]

---

[١٦] سورہ انبیاء رکوع ۶۔ [١٧] سورہ زخرف رکوع ۱۔ [١٨] سورہ لقمان رکوع ۲۔ [١٩] سورہ مزمل رکوع ۲

جو کچھ قرآن سے آسان ہو اسے پڑھو۔ یہ واہیات اشعار کیا پڑھتے ہو۔
وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ نے تم کو بہت سی نیکیاں دی ہیں۔ وہ بولی:
وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ[20]
نہیں اس کی قدر جانتے مگر ذی عقل۔ ع قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری
عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ تھوڑی دور چل کر میں نے اس سے دریافت کیا
کہ تمہارے شوہر بھی ہیں۔ وہ پھر خفا ہو کر بولی:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ[21]
اے مومنو! ایسی چیزوں سے نہ پوچھو کہ اگر تم کو ظاہر کر دی جائے تو تم کو بُرا لگے۔
عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ یہ سُن کر میں چُپ ہو گیا۔ اور وہ بیان کرتے
ہیں کہ اب ہم جاتے جاتے اس کے قافلہ میں پہنچے اور ہم نے اس ضعیفہ سے پوچھا
کہ قافلہ میں تمہارا کوئی ہے بھی، اور کون ہے۔ وہ بولی:
اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[22]
مال ہے اور ہمارے بیٹے ہیں۔ یہی تو حیات دنیا کی زینت ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے بھی اس قافلہ میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ
میں نے پوچھا ان کا پتہ کیا ہے۔ وہ بولی:
وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ[23]
ان کا بہت سا پتہ ہے۔ ایک آسان پتہ یہ ہے کہ ستارہ سے دیکھ کر وہ

---

[20] سورہ آل عمران رکوع ۱۔ [21] سورہ مائدہ رکوع ۱۴۔ [22] سورہ کہف رکوع ۶ [23] سورہ نحل رکوع ۲

قافلہ کو چلاتے ہیں۔
وہ کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ اس کے لڑکے قافلہ کے رہبر ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اونٹنی کی مہار یعنی نکیل پکڑے ہوئے خیموں میں پھرنے لگا اور رہبروں کے حلقہ میں پہنچ کر میں نے کہا کہ تمہارا کون سا خیمہ ہے پہچانو۔ وہ بولی :

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا[۲۴] وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا[۲۵] يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ[۲۶]

اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنایا۔ موسیٰؑ سے اللہ نے تکلیماً کلام کیا۔ اے یحییٰؑ مضبوطی سے کتاب کو لے۔ اس سے تین نام ثابت ہوئے۔ ابراہیم۔ موسیٰ، یحییٰ۔
وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ اس کے بیٹوں کے نام ہیں اور میں نے پکارا اے ابراہیم، اے موسیٰ، اے یحییٰ۔ ناگہاں تین نوعمر لڑکے نکلے۔ جو اس قدر خوبصورت تھے گویا چاند کے ٹکڑے۔ ان لڑکوں نے پہلے اپنی ماں کو اتارا اور ہم سے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے وہ بولی :

آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا[۲۷]

ہم کو کھانا دو۔ اس سفر میں تکلیف تو ضرور ہوئی۔
وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد دیر تک چپ رہی اس لیے کہ لڑکوں نے کہہ دیا کہ یہاں اس وقت کھانا موجود نہیں ہے۔ بعد ازاں کچھ دیر کے بعد اس عورت نے یکایک باآواز بلند کہا :

---

[۲۴] سورہ نساء رکوع ۸۔ [۲۵] سورہ نساء رکوع ۱۳۔ [۲۶] سورہ مریم رکوع ۱ [۲۷] سورہ کہف رکوع ۹

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ[۲۸]

کسی کو بازار کی طرف بھیجو۔ اس کو لائق ہے کہ خوب عمدہ کھانا دیکھ کر لائے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سنتے ہی ان میں سے ایک لڑکا بازار دوڑا گیا اور جو کچھ ملا، لاکر میرے سامنے اس نے رکھدیا اور وہ عورت بولی :

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ[۲۹]

اب کھاؤ اور پیو جو تم نے دن گزشتہ میں ہمارے ساتھ سلوک کیا تھا۔ یہ اسی کا بدلہ ہے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں اس ضعیفہ کی باتیں سن کر اس قدر حیرت میں تھا یہاں تک کہ میں نے لڑکوں سے کہا کہ سنو! میں اپنے اوپر تمہارے اس کھانے کو حرام سمجھتا ہوں، جب تک تم یہ نہ بیان کرو کہ یہ کون ہے۔ خدا کے بندے۔ اور اس کی داستان کیا ہے۔ من اوّلہ الی آخرہ بیان کرو؟

لڑکوں نے کہا کہ ہم کو بیان کر دینے میں کچھ عذر نہیں ہے۔ یہ ہماری والدہ ہیں۔ چالیس برس ہوئے جب سے سوا قرآن کی آیتوں کے اور کوئی لفظ ان کی زبان سے نہیں نکلا اور انھوں نے اس خوف سے اور باتیں کرنی چھوڑ دیں کہ مبادا کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جس کے سبب سے قیامت کے دن جواب دہی کرنا پڑے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں نے یہ سُن کر اس قدر تعجب کیا اور کہا کہ یہ

---

[۲۸] سورہ کہف رکوع ۳ [۲۹] سورہ حاقہ رکوع ۱

خدا کی مہربانی ہے جس کے حال پر ہو جائے۔ اس قصّے سے ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم
نے اس عورت میں کس قدر لیاقت پیدا کر دی تھی کہ اپنا ہر کام قرآن ہی سے نکال لیا
کرتی تھی۔ اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم نے اس کے دل پر کس قدر پاک اثر
پیدا کر دیا تھا اور اس نے کتنا اعلیٰ درجہ اتقاء کا دکھایا کہ اللہ اکبر۔

تتمّہ

خاکسار محمد ابوالقاسم ایک بات بتاتا ہے کہ اکثر قافلہ کے پیچھے پیچھے ایک
آدمی رہتا ہے تاکہ اگر کسی کی کوئی چیز گری ہو اسے لے کر قافلہ میں دے۔ اگر کوئی
چھوٹ گیا ہو، اسے قافلہ میں پہنچا دے۔ یہ عبداللہ بن مبارک انہیں میں سے
قافلہ کے پیچھے پیچھے تھے۔ فقط

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱ - کلمہ طیبہ
۲ - اتباعِ رسولؐ
۳ - ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴ - شیخ ابنِ باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵ - حقیقتِ شرک
۶ - وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷ - عقیدۂ توحید
۸ - ائمہ سلف اور اتباعِ سنت
۹ - اسلامی عقیدہ
۱۰ - تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۱ - تعویذِ محمدی
۱۲ - اصلی اہلِ سنت کون ؟
۱۳ - شرک کیا ہے ؟
۱۴ - وہ ایک سجدہ !
۱۵ - قرآن اور جاہلیت
۱۶ - توحید کیا ہے ؟
۱۷ - فضائلِ قرآن
۱۸ - ہدایت و ضلالت
۱۹ - درجات الیقین
۲۰ - عقیدۂ طحاویہ
۲۱ - مروجہ بدعات و رسوم کی حقیقت
۲۲ - اختلاف سنت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۳ - اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۲۴ - محفلِ میلاد
۲۵ - مسلمان اور قبر پرستی
۲۶ - تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۷ - مساجد میں شور و غل
۲۸ - شرعی طلاق
۲۹ - استنجا اور وضو کے احکام و مسائل
۳۰ - فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۱ - فلسفۂ قربانی با اصولِ قرآنی
۳۲ - میں اہلِ حدیث کیوں ہوا -
۳۳ - اللہ تعالیٰ کا وجود ذی جود
۳۴ - خمینی اور تشیع
۳۵ - احسن الجزا فی تحقیق مسائل العزاء
۳۶ - حکم النبی بکفر من لا یصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۳۷ - رسم و رسم اور شریعت
۳۸ - ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۳۹ - قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب
۴۰ - ماہ ربیع الاوّل اور حب رسولؐ کے مظاہرے
۴۱ - اہلِ تصوف کی کارستانیاں
۴۲ - ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۳ - طوفانِ نوح
۴۴ - اقوالِ زریں
۴۵ - تحفۂ صفر
۴۶ - اسلام میں جرائم کی سزائیں
۴۷ - پنجسورہ شریف
۴۸ - قرآنی آیات کا جواب
۴۹ - مسائل ماہِ ربیع الاوّل
۵۰ - زینت الصلوٰۃ
۵۱ - تحقیقِ حرف ض (ضاد)
۵۲ - بدعت اور سنت میں فرق

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

آئینہ

جمعیۃ اہلِ حدیث جموّں وکشمیر

جمعیۃ کی تاسیس	۱۹۲۴ء
جمعیۃ کا پہلا نام	انجمن اہلِ حدیث
جمعیۃ کا دوسرا نام	جمعیۃ اہلِ حدیث جموّں وکشمیر

جمعیۃ کے مراکز

ضلع مراکز	۱۴	اساتذہ کلیات	۱۸
تحصیل مراکز	۴۹	مکاتب ومساجد	۶۰
اکائیاں	۳۵۰	اساتذہ مکاتب ومساجد	۶۰
مساجد	۲۰۰	طلبار مکاتب ومساجد	۱۲۰
ائمہ وخطبار	۲۰۰	مکتبہ جات	۲
گشتی مبلغین	۱۰	عملہ مکتبہ جات	۳
مدارس عصریہ	۱۱	لائبریریاں	۱۰۰
طلبار مدارسِ عصریہ	۲۳۵۰	اخبار ورسائل (اخبار مسلم)	۱
اساتذہ مدارسِ عصریہ	۹۳	تعداد مطبوعات کتب	۲۵
کلیات عربی	۱	مرکزی لائبریری	۱
طلبار کلیات	۱۰۰		

آئندہ کے منصوبے

۱۔ طبیہ کالج کا قیام

۲۔ ایک اسلامی یونیورسٹی کا قیام

۳۔ ایک پرنٹنگ پریس

۴۔ یتیم خانہ

۵۔ مسافرخانہ وسرائے

۶۔ ایک علمی ادبی میگزین کا اجرار

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

——— جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابوحنیفہؒ سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)